صریرخامہ
SAREER A KHAMA
Bi-Annual Research Journal
Publish By
TAFHEEM RESEARCH CENTRE (SMC-PRIVATE) LIMITED LAHORE

نورمیٹو ایتھکس کے معروف مکاتب فکر اور ان کے دلائل کا تقابلی جائزہ

"Evaluation of Well-Known Schools of Thought in Normative Ethics and Their Justifications"

1. Dr. Saeed Ur Rahman[1]
2. Mohammad Idrees[2]

Normative ethics is a branch of ethical philosophy or ethics that pertains to the standards of right and wrong in ethics. It includes the formulation of ethical laws, the direct effects of which are on human actions, organizations, and ways of life, determining how they should be. Fundamentally, there are two renowned schools of thought within normative ethics: Virtue Ethics and Conduct Ethics. Virtue Ethics is a theory of ethics based on certain virtues. If a person possesses these virtues, then all their actions will be considered ethical. The proponents of this theory are three famous philosophers: Plato, Aristotle, and Socrates. According to Plato, there are four virtues or qualities: wisdom, justice, courage, and temperance. Aristotle advocates adopting the middle path. Conduct Ethics further divides into two types: Teleological Ethics and Deontological Ethics. Teleological Ethics also subdivides into three forms: Egoism, Hedonism, and Utilitarianism. Details of these will be mentioned further. In the following paragraphs, an examination of the validity of the arguments of these renowned schools of thought is being undertaken.

Keywords: Normative ethics, Ethical philosophy, Virtue Ethics, Conduct Ethics

---

[1] *Visiting Faculty IBMS, University of Agriculture Peshawar*

Email: msaeedkhalil@gmail.com

[2] Lecturer In Islamic Studies, Govt. Islamia Arts and Commerce College, Sukkur
idreesmansoori@gmail.com

نورمیٹو ایتھکس اخلاقی فلسفے یا اخلاقیات کی ایک شاخ ہے، جو اخلاقی طور پر صحیح اور غلط کے معیار سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں اخلاقی قوانین کی تشکیل بھی شامل ہے جسکے براہ راست اثرات ہیں، انسانی اعمال پر، اداروں پر، طرز زندگی پر کہ وہ کیسے ہونے چاہیے۔

بنیای طور پر نورمیٹو ایتھکس کے دو معروف مکاتب فکر ہیں۔ ایک ورچو ایتھکس(Virtue Ethics)اور دوسرا کنڈکٹ ایتھکس(Conduct Ethics)۔ ورچو ایتھکس ایک ایسا نظریہ اخلاق ہے، جس کی بنیاد کچھ اقدار پر ہے۔ اگر کسی شخص میں وہ اقدار موجود ہیں تو اس کا ہر کام اخلاقی طور پر صحیح کہلائے گا۔ اس کو پیش کرنے والے تین یونانی فلسفی ہیں۔ افلاطون، ارسطو اور سقراط۔ افلاطون کے نزدیک وہ خصوصیات یا اقدار چار ہیں: عقل، عدل و انصاف، ہمت و بہادری، اور صبر۔ ارسطو کے نزدیک وہ قدر متوسط راہ اپنانا ہے۔

کنڈکٹ ایتھکس کی آگے دو قسمیں ہیں، ایک ٹیلیولوجیکل ایتھکس(Teleological Ethics)اور دوسرا ڈینٹولوجیکل ایتھکس (Deontological Ethics)۔ اور ٹیلیولوجیکل ایتھکس کی بھی آگے تین اقسام ہیں، ایگوازم(Egoism) ہیڈونزم(Hedonism)، یوٹیلیٹیریزم (Utilitarianism)۔ آگے ان کی تفصیلات ذکر کی جائیں گیں۔ ذیل کے سطور میں انہی مباحث کے معروف مکاتب فکر کے دلائل کا تقابلی جائزہ لیا جارہا ہے۔

نورمیٹو ایتھکس کی تعریف:

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> *"Normative ethics, that branch of moral philosophy, or ethics, concerned with criteria of what is morally right and wrong. It includes the formulation of moral rules that have direct implications for what human actions, institutions, and ways of life should be like."*[i]

نورمیٹو ایتھکس اخلاقی فلسفے یا اخلاقیات کی ایک شاخ ہے، جو اخلاقی طور پر صحیح اور غلط کے معیار سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں اخلاقی قوانین کی تشکیل بھی شامل ہے جسکے براہ راست اثرات ہیں، انسانی اعمال پر، اداروں پر، طرز زندگی پر کہ وہ کیسے ہونے چاہیے۔

مندرجہ بالا تعریف سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ نورمیٹوا یتھکس اخلاقیات کی ایک ایسی قسم ہے جس میں اخلاقی بنیادوں کو یا اخلاقی اصولوں کو زیر بحث لایا جاتا ہے جس پر کوئی بھی نظریہ قائم و دائم ہوتا ہے۔

نورمیٹوا یتھکس کے معروف مکاتب فکر

بنیای طور پر نورمیٹوا یتھکس کے دو معروف مکاتب فکر ہیں۔ایک ورچو ایتھکس (Virtue Ethics)اور دوسرا کنڈکٹ ایتھکس(Conduct Ethics)۔کنڈکٹ ایتھکس کی آگے دو قسمیں ہیں ،ایک ٹیلیولوجیکل ایتھکس (Teleological Ethics)اور دوسرا ڈینٹولوجیکل ایتھکس(Deontological Ethics)۔اور ٹیلیولوجیکل ایتھکس کی بھی آگے تین اقسام ہیں،ایگوازم(Egoism) ہیڈونزم(Hedonism)،یوٹیلیٹیریزم (Utilitarianism)۔آگے ان کی تفصیلات ذکر کی جائیں گیں۔

ورچوا یتھکس

ورچوا یتھکس ایک ایسا نظریہ اخلاق ہے، جس کی بنیاد کچھ اقدار پر ہے۔اگر کسی شخص میں وہ اقدار موجود ہیں تو اس کا ہر کام اخلاقی طور پر صحیح کہلائے گا۔اس کو پیش کرنے والے تین یونانی فلسفی ہیں۔افلاطون،ارسطو اور سقراط۔افلاطون کے نزدیک وہ خصوصیات یا اقدار چار ہیں۔ عقل،عدل و انصاف،ہمت و بہادری،اور صبر۔ارسطو کے نزدیک وہ قدر متوسط راہ اپنانا ہے۔اگر کوئی شخص اپنے ہر عمل میں درمیانی راہ اپناتا ہے،اور اسی کو اپنا وطیرہ بنائے رکھتا ہے،تو اس شخص کا ہر کام اخلاقی طور پر صحیح کہلائے گا جبکہ سقراط کے نزدیک وہ قدر علم ہے۔اس کے نزدیک ایک عالم کوئی بھی کام کرتا ہے وہ اخلاقی طور صحیح ہوگا۔

باربارااور اینڈریو فیالا ورچوا یتھکس کے بارے میں لکھتے ہیں:

ورچوا یتھکس اخلاقیات پر مختلف انداز میں توجہ مبذول کرتی ہے۔پوچھتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور ہمیں کیسا ہونا چاہیئے ؟ورچوا یتھکس کا تعلق ان خصلتوں،عادات،رجحانات اور مزاج سے ہے جو انسان کو اچھا بناتے ہیں۔جب مذکورہ بالا تمام یا کچھ خصلتیں کسی شخص میں نشوونما پاتی ہیں،تو وہ شخص ہیرو کے طور پر یا ایک بزرگ کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔[ii]

گے ایکسٹیل اور فلپ اولسن رقمطراز ہیں:

"Virtue ethics is an approach emphasizing the centrality of the role of character traits (virtues), the possession of which is needed for persons to be good and live well."[iii]

ورچو ایتھکس ایک نقطہ نظر ہے جو کردار کی خصوصیات (خوبیوں) کی مرکزیت پر زور دیتا ہے، جو افراد کے اچھے اور اچھے رہنے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں کچھ اس طرح درج ہے:

"Virtue ethics, Approach to ethics that takes the notion of virtue as fundamental. Virtue ethics is primarily concerned with traits of character that are essential to human flourishing, not with the enumeration of duties."[iv]

ورچو ایتھکس، اخلاقیات کی وہ اپروچ ہے جو خوبی کے تصور کو بنیادی حیثیت دیتا ہے۔ ورچو ایتھکس بنیادی طور پر اس خصوصیت کے خصائل سے وابستہ ہیں جو انسان کے پنپنے کے لئے ضروری ہیں، فرائض کی گنتی کے ساتھ نہیں۔

گارڈن پی لکھتے ہیں:

"Virtue ethics began with Socrates, and was subsequently developed further by Plato, Aristotle, and the Stoics."[v]

ورچو ایتھکس کا آغاز سقراط کے ساتھ ہوا، اس کے بعد افلاطون، ارسطو اور اسٹوکس نے مزید ترقی دی۔

Stanford Encyclopedia of Philosophy اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"Virtue ethics is currently one of two major approaches in Normative ethics. It may, initially, be identified as the one that emphasizes the virtues, or moral character."[vi]

حالیہ طور پر ورچو ایتھکس نورمیٹو ایتھکس کی دو اہم طریقوں میں سے ایک ہے۔ اس کی نشاندہی کی جاسکتی ہے کہ جو خوبیوں اور اخلاقی کردار پر زور دیتا ہے۔

باربارا اور اینڈریو فیالا لکھتے ہیں کہ:

"ارسطو کے مطابق فضیلت کی دو بنیادی اقسام ہیں: دانشورانہ خوبیاں اور اخلاقی خوبیاں۔ دانشورانہ خوبیاں ذہن کی فضائل ہیں۔ جیسے سمجھنے اور اچھی طرح فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔ دوسری طرف اخلاقی خوبیاں ہمیں اچھی طرح سے کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے اور یہ خوبیاں تکرار سے سیکھی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ہمت یا ایمانداری پر عمل کرنے سے ہم زیادہ بہادر اور ایماندار بن جاتے ہیں۔ جس طرح ایک موسیقی کا آلہ بار بار بجانے سے اس کا بجانا آسان ہو جاتا ہے اسی طرح ایمانداری کے بار بار عمل کرنے سے ایماندار ہونا آسان ہو جاتا ہے۔ جس شخص کے پاس ایمانداری کی خوبی ہے اسے اس شخص کے مقابلے میں ایماندار ہونا آساں لگتا ہے جس کے پاس خوبی نہیں ہے۔ یہ اس عادت یا دوسری فطرت بن جاتی ہے۔"[vii]

ہال ورڈجے رقمطراز ہیں کہ:

ورچو ایتھکس کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے، قطع نظر اس کی اخلاقی خصلت کے، ترقیاتی عملیت کے، ورچو ایتھکس ناکام ہوا ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کس طرح تبدیل کرنی چاہیے، ورچو ایتھکس کے ماہرین نے چند اعمال اور خصوصیات کا تجزیہ پیش کیا ہے مگر عمل درآمد کے منظم طریقہ کار دینے میں ناکام ہوئے ہیں[viii]۔

ورچو ایتھکس کے دلائل:

(ورچو ایتھکس) ان عادات کی نشوونما پر توجہ مرکوز کرتا ہے جو انسانی فضیلت اور خوشی کو فروغ دیتی ہے۔ پہچانتا ہے کہ کس طرح عقلی رویے زندگی کی سماجی اور ذاتی جہتوں کے لیے احساس ہونے کی ضرورت ہے۔ عقلی اعمال صرف اصولوں پر نہیں بلکہ اعتدال پر مبنی ہوتے ہیں۔ اخلاقی حوصلہ افضائی مہیا کرتا ہے جو فضیلت کے مزاج سے جڑتا ہے، جو عزم کو تقویت دیتا ہے اور صحتمند سمت میں اخلاقی عمل کرنے کے رویے کو تقویت بخشتا ہے۔ خوبیاں وہ خصلتیں ہیں جو لوگوں کے لیے "اچھی" ہوتی ہیں، نیک انسان زندگی میں پھلتا پھولتا ہے۔[ix]

L. Paul Strait[x] جو کہ ورچو ایتھکس کے ماہر ہیں، ایک سوال کے جواب میں انہوں نے ورچو ایتھکس کے دلائل پیش کئے ہیں ان کا مختصر خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

Virtue ethics establishes humans as moral agents who are capable of and responsible for ethical behavior. Externalizing ethical decision-making and ethical awareness is a problem with rule-based ethics. Many ethical concerns are quite complex in practice, and they cannot be reduced to basic rules and concepts. They necessitate the application of one's entire moral knowledge and creativity, which is something that only people can perform. Rule-following ethics, on the other hand, "dumbs down" the intellectual portion of ethical action. Virtue, as a general quality of an individual, is a component of reputation, encourages trust in interpersonal relationships, and empowers the formation of various social groupings and businesses. Self-cultivation is a discipline in virtue ethics that provides various benefits for the practitioner. Being virtuous (whatever you define it) has its own set of benefits, including increased self-esteem and a reduction in stress from problematic (i.e. unethical) relationships.[xi]

ورچو اینتھکس انسانوں کو اخلاقی ایجنٹوں کے طور پر بااختیار بناتی ہیں جو اخلاقی عمل کے قابل اور جوابدہ ہیں۔ اصول پر مبنی اخلاقیات اخلاقی فیصلہ سازی اور اخلاقی بیداری کو خارجی بناتی ہے۔ عملی طور پر، بہت سے اخلاقی مسائل انتہائی پیچیدہ ہوتے ہیں اور انہیں سادہ قواعد اور اصولوں تک نہیں محدود کیا جاسکتا۔ انہیں مکمل اخلاقی ذہانت اور تخیل کو استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور یہ کچھ لوگ کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اصولوں پر عمل کرنے والی اخلاقیات اخلاقی کاروائی کا انٹیلی جنس حصہ کم عقلی پر مبنی ہے۔ فضیلت، ایک فرد کی عمومی خصوصیت کے طور پہ کی جاتی ہے، جو کہ ساکھ کا ایک جزو ہے، جو لوگوں کے درمیان تعلقات میں اعتماد کی حمایت کرتی ہے، اور ہر قسم کے سماجی گروہوں اور کاروباری اداروں کی تخلیق کو بااختیار بناتی ہے۔ ورچو اینتھکس میں خود کاشت کا تصور شامل ہے، ایک نظم وضبط جس میں پریکٹیشنز کے لیے دوسرے مثبت ضمنی اثرات ہیں۔ نیک ہونے کے اپنے انعامات ہیں جن میں عزت نفس اور پریشانی (یعنی غیر اخلاقی) تعلقات سے تناؤ کی کمی شامل ہے۔

2) ٹیلیولاجیکل ایتھکس

ٹیلیولوجیکل ایتھکس ایک ایسا نظریہ ہے، جو انجام کو مد نظر رکھتا ہے۔ اور خوشی اور فائدے کو اخلاقی انجام قرار دیتا ہے۔ یعنی صرف وہی کام اخلاقی طور پر صحیح ہو گا جس کا انجام خوشی یا کوئی اور فائدہ ہو۔ اب آگے ٹیلیولوجیکل ایتھکس کی چند تعریفات ذکر کی جاتی ہیں۔

1) پیٹر بیرون تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"Teleological ethics is the ethics of ends or purposes of actions (telos = end). What we ought to do (the right) is based on the goodness of the end we aim for (the good). The motive for our action, the idea of law or duty so important to deontological ethics are things irrelevant to the idea of goodness. What matters is what we desire as the end. These theories are theories of the pursuit of rational desire - the ends that reasonable people really want."[xii]

ٹیلیولوجیکل ایتھکس اخلاقیات جو اعمال کے انتہا اور مقاصد سے متعلق ہے۔ ہمیں جو کرنا چاہیے وہ انجام کی نیکی پر مبنی ہے جس کا ہم مقصد رکھتے ہیں۔ ہمارے عمل کا محرک قانون یا فرض کا احساس ڈینٹولوجیکل اخلاقیات کے لیے اہم اہمیت کی حامل چیزیں ہیں جو نیکی کے خیال کے متعلق نہیں ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم اختتام کے طور پر کیا چاہتے ہیں۔ یہ نظریات عقلی خواہش کے حصول کے نظریات ہیں۔ یہ وہ انجام ہے جو معقول لوگ واقعی چاہتے ہیں۔

2) Lisa Sowle Cahil رقمطراز ہیں:

"The term "teleology" and "deontology" were first paired and contrasted in 1930 By C.D Broad, according to Broad, deontological Theories hold that it would always be right (or wrong) no matter its consequence might be.[xiii]

اصلاح، ٹیلیولوجی اور ڈینٹولوجی کو پہلی بار 1930ع میں سی ڈی براڈ نے جوڑا اور متضاد بنایا۔ڈینٹولوجیکل تھیوریز کے مطابق کوئی بھی کام ہمیشہ صحیح (یا غلط) ہو گا چاہے اسکا نتیجہ کچھ بھی ہو۔

3) Lisa Sowle Cahil آگے لکھتے ہیں کہ :

"Teleological Theories, on the Contrary, "hold that the rightness or wrongness of an action is always determined by its tendency to produce certain Consequences which are intrinsically good or bad."[xiv]

ٹیلیولوجیکل تھیوریز، اس کے برعکس یہ سمجھتے ہیں کہ کسی عمل کے صحیح یا غلط ہونا ہمیشہ اس کے مخصوص نتائج پیدا کرنے پر منحصر ہو گا کہ وہ اچھے ہیں یا برے۔

4) مریم ویبسٹر اس کی تعریف میں لکھتا ہے:

"A theory of ethics according to which the rightness of an act is determined by its end."[xv]

اخلاقیات کا ایسا نظریہ ہے جس کے مطابق کسی عمل کی اچھائی کا تعین اس کے انجام سے ہوتا ہے۔

ٹیلیولوجیکل ایتھکس کی آگے تین اقسام ہیں۔ ہیڈونزم، ایگوازم اور یوٹیلیٹیریزم (افادیت پسندی)۔اب آگے ان کی تعریفات بیان کی جائیں گیں ۔

3) ہیڈونزم (Hedonism)

ہیڈونزم ایک ایسا نظریہ ہے جو خوشی اور فائدے کو مد نظر رکھتا ہے۔اور اپنی ذات کو مرکز نگاہ مانتا ہے۔یعنی اس نظریہ کے مطابق ہر وہ عمل اخلاقی طور پر صحیح ہو گا، جس کا انجام خوشی اور فائدہ ہو ،اور وہ اپنی ذات کی خوشی کے لئے کیا گیا ہو۔وہ چاہے پھر کوئی بھی کام ہو۔کسی انسان کو سگریٹ یا کسی بھی نشہ آور چیز سے خوشی اور مزہ ملتا ہے تو ہیڈونزم کے مطابق یہ ایک اخلاقی عمل ہے۔

1) اس کی تعریف میں گارڈن گراہم لکھتے ہیں :

"“The Cyrenaics” is the name of the ancient school of philosophy that first advocated the philosophy of hedonism. The name is derived from the birthplace of their founder, Aristippus of Cyrene, a North African Greek town in what is now Libya. The Cyrenaics held that pleasure, and pleasure only, is universally recognized by all human beings to be desirable. Conversely, pain is a natural evil just in the sense that it is acknowledged the world over as undesirable. Consequently, commending a life that has as much pleasure and as little pain as possible in it as the best life kind of life one can lead appeals to values that human beings of all cultures and periods can appreciate. This is the force of saying that pleasure is a natural rather than a conventional good, and pain is a natural evil. In this respect, pleasure and pain differ markedly from such things as honor and disgrace.”[xvi]

"سیرینیکس" فلسفے کے قدیم اسکول کا نام ہے جس نے سب سے پہلے ھیڈونزم کے فلسفے کو پیش کیا۔ یہ نام ان کے بانی ارسٹیپس آف سیرین کی جائے پیدائش سے لیا گیا ہے، جو شمالی افریقہ کا ایک یونانی قصبہ ہے جو اب لیبیا ہے۔ سیرینیکس نے اس خوشی اور صرف خوشی کو عالمی سطح پر تسلیم کیا ہے جسے تمام انسان مطلوب سمجھتے ہیں اس کے بر عکس درد ایک قدرتی برائی ہے صرف اس لحاظ سے کہ اسے دنیا بھر میں ناپسندیدہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں، ایک ایسی زندگی کی تعریف کرنا جس میں زیادہ خوشی ہو اور جتنی کم تکلیف ہو اس میں بہترین طرز پر کسی ایسی اقدار کو اپیل کر سکتا ہے، جس کی تمام زمانوں اور ادوار کے انسان تعریف کر سکتے ہیں، اور وہ یہ کہنے کی طاقت ہے کہ خوشی روایتی بھلائی کے بجائے قدرتی ہے، اور درد ایک قدرتی برائی ہے۔ اس سلسلے میں، خوشی اور تکلیف، عزت اور ذلت جیسی چیزوں سے واضح طور پر مختلف ہوتی ہے۔

2) ولیم سیوری رقمطراز ہیں:

“Hedonism is the theory that goodness is pleasantness or an exclusive attribute of

pleasantness, and that magnitude of goodness is magnitude of pleasantness or of an exclusive attribute of pleasantness which varies proportionally with the pleasantness.''[xvii]

ھیڈونزم ایک نظریہ ہے کہ اچھائی خوشگوار ہے یا خوش گواری کی ایک خاص صفت ہے، صفت سے تناسب کے حساب سے مختلف ہوتی ہیں۔

3)مارک اور اینڈریو فشر لکھتے ہیں:

ھیڈونزم کی جڑیں کم سے کم 341-270ق م کے EPICURUS اور قدیم یونان تک پائی جاسکتی ہیں۔PICURUS E ھیڈونسٹک نظریہ رکھا کہ کسی شخص کے لیے بنیادی اندرونی بھلائی خوشی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ خوشی ہمیشہ کسی شخص کے انسان کے لیے ہمیشہ اندرونی طور پر اچھی ہوتی ہے اور کم خوشی لیے اور اپنے لیے اچھی ہوتی ہے۔اس نظریے کے مطابق خوشی ہمیشہ اندرونی طور پر مری ہوتی ہے۔ہیڈونزم نسبتا سادہ نظریہ ہے جو آپ کی زندگی کو آسان بناتا ہے۔اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی زندگی بہتر ہوگی اگر آپ نے لاٹری جیت لی، اپنی سچی محبت سے شادی کی یا اپنی مطلوبہ قابلیت حاصل کرلی، تو ان فیصلوں کی ہیڈونسٹک وضاحت یہ ہے کہ یہ چیزیں صرف آپ کے لیئے اچھی ہیں اگر وہ آپ کو خوشی فراہم کریں۔[xviii]

4) Hugh Chandler اپنی کتاب ہیڈونزم میں رقمطراز ہیں:

"Normal human beings are said to have desire for what is best for themselves. This is called "self-Love". Hedonist holds that the "best" in question can be defined in terms of pleasure and pain. The objective of self-Love, Henry Sidgwick says, is just "the greatest attainable surplus of pleasure over pain''[xix]

عام انسانوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے لیے بہترین چیز کی خواہش رکھتے ہیں۔اسے خود سے محبت کہا جاتا ہے۔ ہیڈونسٹ کا خیال ہے کہ سوال میں "بہتریں" کی تعریف خوشی اور درد کے لحاظ سے کی جاسکتی ہے۔ہنری سیڈ گوگ کا کہنا ہے کہ خود سے محبت کا مقصد صرف درد پر خوشی کا سب سے بڑا حصول ہے۔

اخلاقی ہیڈونزم کے دلائل :

یہ ایک فرد سے خوشی کی بڑھوتری کا کہتا ہے۔ہیڈونزم کے علاوہ جسے "مجموعی جنسی لذت" کہا جاتا ہے،ایک اور شکل ہے جو "دیر یا پائیدار "خوشی پر مرکوز ہے، جسے بہتر ہیڈونزم کہا جاتا ہے۔ بہتر ہیڈونزم کی مثالیں یہ ہیں:۔ فن کی تعریف کرنا،ذاتی تعلقات میں سرمایہ کاری کرنا۔صارفین کو فروغ دیتا ہے جو معیشت،روزگار کے مواقع کو فروغ دیتا ہے۔

اینڈریو موراس کی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> *"One scientific naturalist argument for hedonism is that we should be scientific naturalists in our techniques of inquiry in the value domain; hedonism is the best alternative in terms of scientific naturalism; hence, we should be hedonists in the value domain. One argument for hedonism is that autonomy, achievement, companionship, honesty, and other positive traits are all associated with pleasure.."*[xx]

ہیڈونزم کے لئے قدرتی سائنسی دلائل میں سے ایک یہ ہے کہ: قدر کے میدان میں، ہمیں اپنے تحقیقی طریقوں میں سائنسی فطرت پسند ہونا چاہیئے۔سائنسی فطرت پرستی کے سلسلے میں ہیڈونزم بہترین آپشن ہے۔لہٰذا ہمیں قدرت کے ساتھ وفادار ہونا چاہیئے۔ہیڈونزم کی ایک اور عام سی دلیل یہ ہے کہ خود مختاری،کامیابی،دوستی،ایمانداری،اور اسی طرح اور چیزیں،خوشی کے حصول کے ذرائع ہیں۔اگر کوئی شخص اپنی ذات ، خوشی ،لذت اور مزے کو معیار بنا کر کام کرنا چاہتا ہے،خودمختاری، دنیاوی کامیابی چاہتا ہے تو ایسے شخص کے لیے ہیڈونزم ایک بہترین آپشن ہے۔

4)ایگوازم

ایگوازم بھی ہیڈونزم سے ملتا جلتا اخلاقی نظریہ ہے۔یہ خودداری،خودپرستی اور اناپرستی کا درس دیتا ہے۔ایگوازم کے مطابق کوئی بھی کام اخلاقی طور صحیح تب ہو گا جب نتیجے کے طور پر اپنی ذات کو فائدہ،خوشی یا مزہ میسر آئے۔مثال کے طور کسی

بھی وجہ سے کوئی کسی کو قتل کرتا ہے، اور خوشی ملتی ہے، تو ایگوازم کے نزدیک یہ کام بھی اخلاقاً اچھا کہلائے گا۔ آگے اس کی تفہیم کو مزید آسان کرنے کے لیئے چند تعریفات اور دلائل ذکر کیئے جائیں گے۔

1) بار بارا اور اینڈر یوفیالار قمطراز ہیں:

اخلاقی ایگوازم ایک معیاری نظریہ ہے۔ یہ ایک ایسا نظریہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے، ہمیں کس طرح عمل کرنا چاہیے۔ نفسیاتی (*psychological*) ایگوازم کی طرح، ہم مختلف طریقوں سے اخلاقی ایگوازم کو تشکیل دے سکتے ہیں۔ ایک ورژن انفرادی اخلاقی ایگوازم ہے۔ اس ورژن کے مطابق، مجھے صرف اپنے مفادات کو دیکھنا چاہیے۔ مجھے دوسروں کا صرف اس حد تک خیال رکھنا چاہیے کہ یہ تشویش میرے اپنے مفادات میں بھی حصہ ڈالتی ہے۔ اخلاقی ایگوازم کی قدرے وسیع تر تشکیل، جسے بعض اوقات عالمگیر اخلاقی ایگوازم کہا جاتا ہے، اس بات کو برقرار رکھتی ہے کہ لوگوں کو صرف اپنے بہترین مفادات کی تلاش کرنی چاہئے۔ جیسا کہ انفرادی شکل میں اس دوسرے ورژن میں، لوگوں کو دوسروں کی مدد صرف اسی صورت میں کرنی چاہئے جب اس کے اپنے مفاد میں ہو۔ باہمی تعاون کی ایک شکل کی طور پر تعاون کو اس نقطے نظر سے سمجھا جا سکتا ہے: ہم تعاون کرتے ہیں کیونکہ ہم ہر ایک کو اپنے ذاتی مفاد میں تعاون کرنا دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ کہاوت ہے، اگر آپ میری پیٹھ کھرچیں گے تو میں آپکی پیٹھ نوچوں گا۔ اس نقطہ نظر سے، میں جو چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنی پیٹھ کو نوچ لوں اور مجھے احساس ہے کہ میں جو چاہتا ہوں اسے حاصل کرنے کے لئے اسکے بدلے میں آپ کو کچھ دینا ہے۔[xxi]

2) روبرٹ شیور لکھتے ہیں:

> *"Ethical egoism claims I morally ought to perform some action if and only if, and because, performing that action maximizes my self-interest."*[xxii]

اتھیکل ایگوازم کا دعویٰ ہے کہ مجھے اخلاقی طور پر تب کچھ عمل کرنا چاہیئے جب وہ کافی اور ضروری ہو اور اس عمل کو انجام دینے سے میرا ذاتی مفاد زیادہ سے زیادہ ہو جاتا ہو۔

3) ایڈورڈ ریجس لکھتے ہیں:

facione, scherer اور attiq اخلاقی ایگوازم کی تعریف کرتے ہیں "یہ وہ نظریہ ہے کہ انسانی طرز عمل صرف ذاتی مفاد پر مبنی ہونا چاہئے" اسی طرح کی تعریفیں دوسروں نے دی ہیں: ہر آدمی کو اپنے ہی مفاد کو دیکھنا چاہئے۔ ہر کسی کو صرف اپنی فلاح و

بہبود کے بارے میں فکر کرنی چاہئے"۔"میرا واحد فرض صرف اپنے مفاد کو فروغ دینا ہے"۔اور "ہر کسی کو صرف اپنے مفادات کے لیے کام کرنا چاہئے "۔اسی طرح کے تصورات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بلاشبہ ایگوازم کی بنیادی تعریف کی خصوصیت "اپنے مفادات کی فکر ہے۔[xxiii]

4)اخلاقی ایگوازم کی شرائط

ایڈورڈ ریجس اس کی تین شرائط لکھتے ہیں،جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

"As a result, a key question is whether it is possible to come up with a definition of egoism that captures a distinct ethical viewpoint while still acknowledging such restrictions. To be properly classified as egoistic, such a definition must meet three conditions: (a) it must emphasis the pursuit of self-interest; (b) it must not require such pursuit to be exclusive or only end of action, nor that one perform all actions that might be in one's interest (satisfaction of this condition would make possible the introduction of Constraints against conduct harmful to others and (c) it must deny that positive activity for the good of others is morally required; this criterion distinguishes egoism from other ethical theories that allow self-interested action but require action for the good of others."

ایک اہم سوال یہ ہے کہ کیا ایگوازم کی تعریف پیدا کرنا ممکن ہے جو ایک مخصوص اخلاقی مقام کو بیان کرتی ہے اور اس کی مشکلات کو تسلیم بھی کرتی ہو۔ اس طرح کی تعریف تین شرائط کو پورا کرتی ہے:(الف)اسے مفادات کے حصول پر زور دینا چاہیئے۔(ب)اس بات کا تقاضا نہیں کیا جانا چاہیئے کہ اس طرح کا تعاقب صرف عمل کا اختتام یا ختم ہونا ہے اور نا ہی وہ تمام اعمال انجام دیں جو کسی کے بہترین مفاد میں ہوں۔(اس طرح کی شرط دوسرے کے لیے نقصان دہ طرزِ عمل کے خلاف رکاوٹوں کو ممکن بنائے گی)(ج)اس سے انکار کرنا چاہیے کہ دوسروں کی بھلائی کے لیے مثبت عمل اخلاقی طور پر واجب ہے۔

"Several definitions of egoism meet conditions 'a' and 'b' Sidgwick, for example, describes egoism as

requiring "The adoption of his own greatest happiness as the ultimate end of each individual's actions." And here he is followed by Moore: "Egoism is the doctrine which holds that each of us ought to pursue our own greatest happiness or our ultimate end."[xxiv]

ایگوازم کی کئی تعریفیں الف اور ب شرائط کو پورا کرتی ہیں مثال کے طور پر Sidgwick ایگوازم کو بیان کرتا ہے کہ "ہر فرد کے اعمال کے حتمی اختتام کے طور پر اس کی اپنی سب سے بڑی خوشی کو اپنانا" اور اس کی پیروی کرتے ہوئے مور (moore) نے کہا: ایگوازم وہ نظریہ ہے جس کے مطابق ہم میں سے ہر ایک کو اپنی سب سے بڑی خوشی یا اپنے حتمی انجام کی پیروی کرنی چاہیے۔

"On the other hand, there are concepts that satisfy c, such as "Ethical egoism is the belief that one should never, in general, sacrifice one's own benefit for the good of others." "Ethical egoism is the perspective that holds both that one should pursue one's well-being and happiness, and that one has no unchosen moral obligation or duty to serve the interests of others," I suggest as a definition that meets all three characteristics."[xxv]

دوسری طرف ایسی تعریفیں ہیں جو (ج) شرط کو پورا کرتے ہیں، مثال کے طور پر "اخلاقی ایگوازم یہ نظریہ ہے کہ ایک اصول کے طور پر دوسروں کی خاطر اپنے مفاد کو قربان نہیں کرنا چاہیے"۔ ایک تعریف کہ جو تینوں شرطوں کو پورا کرتی ہے، میں پیش کرتا ہوں "اخلاقی ایگوازم وہ نظریہ ہے کہ صرف اپنی فلاح و بہبود اور خوشی کی تلاش کی فکر کرنی چاہیے، اور یہ کہ اس کی کوئی اخلاقی ذمہ داری یا فرائض نہیں ہیں کہ دوسروں کے مفادات کی خدمت کی جائے"۔

اخلاقی ایگوازم کے دلائل:

1) رابرٹ شیور اسٹینڈ فورڈ انسائیکلوپیڈیا آف فلاسفی میں اخلاقی ایگوازم کے دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

یقیناً اخلاقی ایگوازم اور معیاری اخلاقی نظریات کے درمیان فرق کو اخلاقی ایگوازم کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اخلاقی انا پرست ایگوازم کو دوسرے اخلاقی نظریات سے افضل سمجھتا ہے۔ چاہے وہ برتر ہو اس کے حق میں دلائل کی طاقت پر منحصر ہے۔ دو دلائل مقبول ہیں۔

پہلا: کوئی اخلاقی نظریہ کے لیے بحث کر سکتا ہے جیسا کہ کوئی سائنسی نظریہ کے لیے دلیل دیتا ہے، یہ ظاہر کر کے کہ یہ ثبوت کے لئے بہترین ہے۔ اخلاقی نظریات کے معاملے میں، دلائل عام طور پر ہمارے انتہائی پر اعتماد عام فہم اخلاقی فیصلے سمجھے جاتے ہیں۔ ایگوازم ان میں سے بہت سے میں فٹ بیٹھتی ہے، جیسا کہ عام حالات میں تعاون کے تقاضے یہ کچھ فیصلوں میں افادیت پسندی سے بہتر طور پر کسی کو اچھا رکھنے کی اجازت دیتا ہے، جیسے نوکری اپنے لیے، یہاں تک کہ اگر کسی اور کو بھلائی دینا ہے اس کی قدرے زیادہ مدد کرے گا، اور یہ اس بصیرت کو اپناتا ہے کہ مجھے دوسروں کو میرا استحصال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دوسرا: اخلاقی نظریہ کے لیے یہ ظاہر کر کے دلیل دے سکتا ہے کہ یہ خاص طور پر اخلاقی خیالات سے متاثر ہوتا ہے، محرکات کے حقائق کے بارے میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اخلاقی فیصلے عملی ہونے چاہئیں، یا انہیں کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے قابل۔ اگر نفسیاتی ایگوازم درست ہوتی تو اس سے اخلاقی فیصلے ایگوازم تک محدود نہ ہو جاتے۔ دیگر اخلاقی فیصلوں کو خارج کر دیا جائے جاتا کیونکہ کسی کو بھی ان پر عمل کرنے کی ترغیب دینا ناممکن ہے۔[xxvi]

2) ڈیرن کرافورڈ گیٹس اپنے مضمون *Self-Interest, Ethical Egoism, and the Restored Gospel.* میں ایگوازم کے چند دلائل لکھتے ہیں :

> *"Some arguments begin with the fact that self-interest is strong in most everyone and conclude with claim that if everyone takes care of his or her own interest exclusively, then we would all be better off.Another argument is presented by Ayn Rand, "Ethical egoism is the only moral theory that takes seriously that value of the human individual." The argument says "If we value the life of the individual, that is, if the individual has worth, then we must agree that this life is of supreme*

importance.'' The argument runs: ''If you are morally required to do something, then you have a good reason to do it. If there is a good reason to do something, then doing it must advance your interests. Therefore, if you are morally required to do something, then it must advance your interests.''[xxvii]

کچھ دلائل اس حقیقت سے شروع ہوتے ہیں کہ زیادہ تر اشخاص میں خود غرضی کا داعیہ مضبوط ہوتا ہے اور وہ اپنے دعوے کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ اگر ہر کوئی اپنے مفاد کا خصوصی طور پر خیال رکھے تو ہم سب بہتر ہو جائیں گے۔ ایک اور دلیل Ayn Rand نے پیش کی ہے کہ، اخلاقی ایگوازم وہ واحد اخلاقی نظریہ ہے جو انسان کی انفرادیت کی قدر کو سنجیدگی سے لیتا ہے۔ دلیل میں کہا گیا ہے کہ "اگر ہم فرد کی زندگی کی قدر کرتے ہیں، یعنی اگر فرد کی قیمت ہے تو ہمیں اس بات پہ بھی اتفاق کرنا چاہیے کہ یہ زندگی انتہائی اہمیت کی حامل ہے"۔ اور دلیل یہ ہے کہ: "اگر آپ کو اخلاقی طور کچھ کرنے کی ضرورت ہے، تو آپ کے پاس اسے کرنے کی ایک وجہ ہونی چاہیے۔ اگر کچھ کرنے کی کوئی اچھی وجہ ہے، تو اسے کرنا آپ کے مفادات کو آگے بڑھانا ہو گا۔ لہذا اگر آپ کو اخلاقی طور پر کچھ کرنے کی ضرورت ہے تو اسے آپ کے مفادات کو آگے بڑھانا چاہیے۔

ایگوازم کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ اخلاقی ایگوازم خود آگاہی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ ذاتی بہتری کے مزید مواقع ملتے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ فراہم کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔ اخلاقی ایگوازم لوگوں کو خود کی دیکھ بھال کے معاملات کو نافذ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اخلاقی ایگوازم پر عمل درآمد ہوتے وقت کوئی بھی آپ کے ساتھ ہیرا پھیری نہیں کر سکتا۔ معاشرے میں ترقی ہو جائے گی جب اخلاقی ایگوازم کو اختیار کیا جائے گا۔

5) افادیت پسندی *(Utilitarianism)*

1) بار بارا اور اینڈریو فیالا افادیت پسندی کے تعارف میں لکھتے ہیں:

افادیت پسندانہ اخلاقی نظریے کی تشکیل جیریمی بینتھم (1748-1832) اور جان سٹورٹ مل (1806-1873) کی تحریروں سے کی جاتی ہے۔ جیری بینتھم ایک امریکی نژاد اور قانون کا طالبعلم اور معاشرے اور قانون کی بنیاد پرست تحریک کے رہنما تھے جس کی بنیاد افادیت پسندی پر تھی۔ اس کا بنیادی شائع شدہ کام "اخلاقیات اور قانون سازی کا تعارف (1789)

تھا۔ عنوان اس کے مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے: قانون کی تشکیل اور نظرِ ثانی کے لیے رہنمائی کے طور پر وہی اصول اور اخلاقیات کی بنیاد فراہم کرتے ہیں، اختیار کیے جائیں۔[xxviii]

آگے لکھتے ہیں:

افادیت پسندی کے بنیادی اصول کو افادیت کا اصول یا خوشی کا سب سے بڑا اصول کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ جان اسٹورٹ مل نے اس کی وضاحت کی: "اعمال اس تناسب میں صحیح ہیں جتنے وہ خوشی کو فروغ دیتے ہیں، غلط ہیں جب وہ خوشی کے برعکس پیدا کرتے ہیں" افادیت پسندی نتیجہ خیزی (*consequentialism*) کی ایک شکل ہے۔ یہ اعمال کے نتائج پر فوکس کرتی ہے۔ ایگوازم بھی نتیجہ خیزی (*consequentialism*) کی ایک شکل ہے۔ لیکن ایگوازم کے برعکس، افادیت پسندی ایک عمل سے متاثر ہونے والے تمام افراد کے نتائج پر فوکس کرتی ہے۔[xxix]

2) برائن ڈیوگنن، انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں اس کی تعریف میں لکھتے ہیں:

> *‘‘Utilitarianism is an attempt to provide a practical answer to the question, "What should a person do?" The solution is that one should act in such a way that maximizes happiness or pleasure while minimizing misery or suffering.’’*[xxx]

افادیت پسندی اس عملی سوال کا جواب فراہم کرنے کی کوشش ہے کہ "ایک شخص کو کیا کرنا چاہیئے؟" اس کا جواب یہ ہے کہ ایک شخص کو ایسا کرنا چاہیئے تاکہ لذت اور خوشی کو زیادہ سے زیادہ کیا جائے اور غم اور تکلیف کو کم سے کم کیا جائے۔

3) مارک ڈموک اور اینڈریو فشر اس کی تعریف میں رقمطراز ہیں:

> *"Utilitarianism, as a Normative ethical theory, proposes that we can determine what is morally right or wrong by assessing which of our future probable acts promotes such goodness in our lives and in the lives of others.*[xxxi] *"*

ایک اخلاقی اصول کے طور پر، افادیت پسندی تجویز کرتا ہے کہ ہم یہ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اخلاقی طور پر کیا صحیح ہے یا اخلاقی طور پر کیا غلط ہے، اس بات کا اندازہ لگا کر کہ ہمارے مستقبل میں کون سے ممکنہ اقدامات ہماری زندگیوں اور لوگوں کی زندگیوں میں اس طرح کی بھلائی کو فروغ دیتے ہیں۔

افادیت پسندی کے دلائل:

1) برائن ڈیو گنن، انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا میں افادیت پسندی کے دلائل نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بینتھم (Bentham) اور مل (Mill) دونوں کا خیال تھا کہ انسانی اعمال مکمل طور پر خوشی اور درد سے متاثر ہوتے ہیں، اور مل نے اس محرک کو اس دلیل کے بنیاد کے طور پر دیکھا کہ کیونکہ خوشی انسانی عمل کا واحد حدف ہے، خوشی کا فروغ وہ پیمانہ ہے جس کے ذریعے تمام انسانی رویے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔[xxxii]

2) افادیت پسندی کی سب سے مشہور دلیل جان اسٹورٹ مل کا ثبوت ہے۔ اور اس کے تین مراحل ہیں:

پہلا مرحلہ قارئین کو مشورہ دیتا ہے کہ اگر وہ اپنی خواہشات سے مشورہ کریں تو وہ دیکھیں گے کہ انہیں خوشی مطلوب ہے۔ دوسرا مرحلہ دعویٰ سے کچھ بڑھ کر ہے۔ ایک اہم حوالے میں، ہم شواہد کے پیچھے جو مقروضہ دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ: ایک فرد کسی خاص عمل سے جتنی زیادہ خوشی حاصل کر سکتا ہے، اسے انجام دینے کی وجہ اتنی ہی مضبوط ہوتی ہے۔ ایگوازم کے حامی اس سے انکار کریں گے، لیکن اس سے گیند ان کے کورٹ میں واپس آجاتی ہے۔ آخری مرحلے کا انحصار ایک بار پھر خود شناسی پر ہے، اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ آخر میں صرف خوشگوار حالات ہوں۔ اسی لیے نیکی کی خواہش کو بھی خوشی کی خواہش کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، چونکہ ہم جو چاہتے ہیں وہ عمدہ طور پر کام کرنے یا اپنی خوبی پر غور کرنے کی خوشی ہے۔ مل کے مخالفین کو شبہ ہے خود شناسی سے مختلف نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں[xxxiii]

3) پیٹر بیرون لکھتے ہیں:

> *"Rule utilitarian such as Mill argue that some rules are necessary to protect our security and welfare, rules such as the right to a fair trial, or freedom of speech. Rather than focus on an individual action, rule utilitarian place the stress on rules that generally promote happiness.* [xxxiv] *"*

> قاعدہ افادیت پسند، جیسے مل کا استدلال ہے کہ ہماری حفاظت اور فلاح و بہبود کے تحفظ کے لیے کچھ اصول ضروری ہیں، قوانین جیسے منصفانہ مقدمے کا حق، یا اظہارِ رائے کی آزادی۔ انفرادی عمل پر مرکوز کرنے کے بجائے، ایسے افادیت پسند قوانین پر زور دینا چاہیے جو عام طور پر خوشی کو فروغ دیتے ہیں۔

4)مارک ڈموک اور اینڈریو فشر دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

بینتھم کے لیے صرف ایک چیز ہے جو زندگی، واقعے یا عمل کی قدر و قیمت کا تعین کرتی ہے، اس زندگی میں موجود خوشی کی مقدار ، یا اس واقعے یا عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خوشی کی مقدار ہے۔ جب افادیت پسندی (*utilitarianism*) کو پہلی بار سمجھتے ہیں تو، یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ اصطلاح "افادیت" سے کیا مراد ہے۔ بینتھم نے اسے کسی بھی چیز کی خصوصیت کے طور پر بیان کیا ہے، وہ اصول جو خوشی، اچھائی یا بھلائی کو پیدا کرے یا نقصان، درد، برائی اور غم کو روکے۔ اسی طرح افادیت پسندی کو فروغ دیا جاتا ہے جب خوشی کو فروغ دیا جائے اور غم سے احتراز کیا جائے۔ افادیت پسندی کی اس تفہیم کو ذہن رکھتے ہوئے، بینتھم مزید وضاحت کرتا ہے: اس رجحان کے مطابق افادیت کے اصول سے مراد وہ اصول ہے جو عمل کی منظوری یا تردید کرتا ہے۔[xxxv]

ڈینٹولوجیکل ایتھکس

1)بار بارا اور اینڈریو رقمطراز ہیں:

> *"The easiest way to define Kant's ethical theory is to call it a deontological theory. Duties, obligations, and rights are the emphasis of deontological ethics. The utilitarian philosopher Jeremy Bentham developed the term deontological, which he defined as "knowledge of what is good or proper."*[xxxvi]

کانٹ کا نظریہ اخلاق ڈینٹولوجی کہلاتا ہے۔ ڈینٹولوجیکل ایتھکس فوکس کرتا ہے فرائض، ذمہ داریوں اور حقوق پر۔ ڈینٹولوجیکل کی اصطلاح افادیت پسند فلسفی جیریمی بینتھم نے وضع کی تھی۔ جس نے اسے "صحیح اور مناسب علم" قرار دیا ہے۔

2)آگے لکھتے ہیں:

> *"Deontological theories prioritize the right over the good, which means that they highlight right actions and right intents while downplaying the value of the goods or benefits that these activities bring."*[xxxvii]

ڈینٹولوجی نظریات اچھے ہونے پر اور حق پر ہونے کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ڈینٹولوجی فوکس کرتا صحیح اعمال اور صحیح ارادے پر، جبکہ ان اعمال سے پیدا ہونے والی چیزوں یا فوائد کی اہمیت کو کم کر دیتا ہے۔

3) آگے مزید لکھتے ہیں:

> *"Kant believed that an act is morally valuable only if it is performed with the correct purpose or motive. According to Kant, the only thing that is always good is a good will. Everything else requires a strong will to succeed. Intelligence, wit, and emotional control may all be wicked and utilized for evil ends if they are not employed with the best of intentions."*[xxxviii]

کانٹ کا خیال تھا کہ اعمال کی قیمت اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ صحیح نیت یا مقصد کے ساتھ کیا جائے۔ کانٹ لکھتا ہے کہ صرف ایک چیز جو غیر مشروط طور پر اچھی ہے وہ نیک نیتی ہے۔ تمام چیزوں کو اچھا بنانے کے لیے نیک نیتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیک نیتی کے بغیر، ذہانت، عقل اور جذبات پر قابو پانے جیسی چیزیں خراب ہو سکتی ہیں اور برے مقاصد کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں۔

4) اسٹیفن ڈروال لکھتے ہیں:

"ڈینٹولوجیکل تھیوریز نتیجہ خیزی consequentialism کے ضد کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ نتیجہ اخذ کرنے والوں (consequentialist) کا خیال ہے کہ اخلاقی طور پر صحیح یا غلط ہونے کا انحصار اس بات پر ہے کہ کیا بہترین نتائج لائے گا"۔[xxxix]

5) انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کچھ یوں رقمطراز ہیں:

فلسفے میں یہ اخلاقی نظریہ خصوصی تاکید کرتا ہے فرض اور انسانی اعمال کے کردار کے مابین تعلقات پر۔ Deontology کی اصطلاح یونانی لفظ "Deon" یعنی ڈیوٹی اور Logos یعنی سائنس سے ماخوذ ہے۔[xl]

6) الیگزینڈر، لیری اور مائیکل مور لکھتے ہیں:

> *"Deontology is derived from the Greek words Deon (obligation) and science (or study) of duty (logos). Deontology is a type of normative theory in contemporary moral philosophy that deals with which choices are morally needed, banned, or acceptable. In other words, deontology is a moral theory that guides and evaluates our decisions about what we should do."*[xli]

لفظ Deontology یونانی لفظ Deon یعنی (ڈیوٹی) اور Logos یعنی (سائنس یا مطالعہ) سے ماخوذ ہے۔ معاصر اخلاقی فلسفے میں ڈینٹولوجی نور میٹوا یتھکس کی ان اقسام کی تھیوریز میں سے ہے کہ کون سا انتخاب اخلاقی طور پر مطلوب ہے، منع کرنے میں یا اجازت دینے میں۔ دوسرے لفظوں میں ڈینٹولوجی اخلاقی نظریات کے اس دائرے میں آتا ہے جو ہمارے انتخابوں میں رہنمائی بھی کرتی ہے اور تجزیہ بھی کرتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

7) انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا لکھتا ہے کہ:

> *"A morally excellent action is regarded morally good in deontological ethics because of some attribute of the activity itself, not because the action's output is morally good. According to deontological ethics, at least some actions are ethically required regardless of the consequences for human flourishing."*[xlii] *"Immanuel Kant, the 18th-century German pioneer of critical philosophy, was the first prominent philosopher to formulate deontological principles. Nothing is good without qualification, according to Kant, except a good will, which is defined as a will to act in accordance with the moral law and out of respect for that law rather than out of natural inclinations."*[xliii]

ڈی آنٹالوجیکل اخلاقیات میں، عمل کو اخلاقی طور پر اچھا تصور کیا جاتا ہے، عمل کی خود ہی خصوصیات کی وجہ سے نہ کہ اس عمل کی پیداوار کے اچھے ہونے کی وجہ سے۔ ڈینٹولوجیکل ایتھکس کا خیال ہے کہ انسانی فلاح وبہبود کے ان نتائج کے قطع نظر کم از کم کچھ اچھے کام اخلاقی طور پر لازم ہیں۔ ڈینٹولوجی اصولوں کی وضاحت کرنے والے پہلے عظیم فلسفی، اٹھارویں صدی کے جرمن

تنقیدی فلسفہ کے بانی، عمانیل کانٹ تھے۔ کانٹ کا خیال تھا کہ کچھ بھی بہتر نہیں ہے سوائے خیر سگالی کی اہلیت کے، اور خیر سگالی وہ ہے جو قدرتی مائل ہونے کے بجائے اخلاقی قانون کے مطابق اور اس قانون کا احترام کرنے کے لئے کام کرے۔

ڈینٹولوجی اخلاقیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈینٹولوجی ایک آفاقی اخلاقی نظریہ ہے جو اس بات پر غور کرتا ہے کہ کوئی عمل خود صحیح ہے یا غلط۔ ڈینٹولوجسٹ دلیل دیتے ہیں کہ آپ کبھی نہیں جان سکتے کہ نتائج کیا ہوں گے اس لیے یہ فیصلہ کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا کہ نتائج پر مبنی کچھ اخلاقی ہے یا نہیں۔ آپ اسے متعدد طریقوں سے نتیجہ خیزی اور افادیت پسندی کے اضداد سمجھ سکتے ہیں۔ ڈینٹولوجسٹ اخلاقی اصولوں کی دنیا میں رہتے ہیں: چوری کرنا غلط ہے، وعدوں کو نبھانا درست ہے۔ ڈینٹولوجی کا تعلق نیتوں سے بھی ہے۔ اگر آپ نے اپنے عمل کے ذریعے اچھے کام کا ارادہ کیا ہے، تو عمل اچھا ہے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اصل میں اسے اس کے نتیجے میں کیا ہوا۔

ڈینٹولوجی اخلاقیات کے فوائد:

ڈینٹولوجی کے ماننے والوں کی نظر میں اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ جیسا کہ کچھ محققین نے ذکر کیا ہے۔

ڈینٹولوجیکل ایتھکس، نتیجہ خیزی (consequentialism) کے برعکس، ایجنٹوں کے لئے جگہ چھوڑتی ہے کہ وہ خاندانوں، دوستوں اور منصوبوں پر خصوصی توجہ دے سکتا ہے۔ ڈینٹولوجیکل ایتھکس، نتیجہ خیزی کے حد سے زیادہ تقاضا کرنے والے اور اجنبی پہلوؤں سے گریز کرتی ہے اور ہمارے اخلاقی فرائض کے روایتی تصورات کے ساتھ موافقت رکھتی ہے۔ ڈینٹولوجیکل تھیوریز سب سے مضبوط اور وسیع پیمانے پر مشترکہ اخلاقی بصیرت کا ذمہ دار ہونے کا بڑا قاعدہ دیتا ہے، جو کہ ہمارے فرائض نتیجہ خیزی سے بہتر ہیں۔ آخر میں ڈینٹولوجیکل اخلاقیات، نتیجہ خیز اخلاقیات کے برعکس، یہ وضاحت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ کچھ لوگ اخلاقی حیثیت کیوں رکھتے ہیں۔[xliv]

ڈینٹولوجیکل ایتھکس تین اصول پیش کرتا ہے، جس پر اس نظریے کی بنیاد ہے۔ انہیں *Categorical Imperatives* کا نام دیا گیا ہے۔ یہ اصول ڈینٹولوجیکل ایتھکس میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

1) پہلا اصول: *The First Formulation of the Imperative*

"Act only according to that maxim whereby you can at the same time will that it should become a universal law without contradiction."

صرف اس حد تک عمل کریں جس کے تحت آپ بیک وقت یہ کر سکیں تو یہ بغیر کسی تضاد کے ایک عالمی قانون بن جائے۔

2)دوسرا اصول:The Second Formulation of the Imperative

"Act in such a way that you treat humanity, whether in your own person or in the person of any other, never merely as a means to an end."

اس طریقے سے عمل کریں کہ انسانیت کے ساتھ حسن سلوک کریں، چاہے اپنی ذات کے ساتھ یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ، کبھی بھی محض اختتام کا ذریعہ نہیں۔

3)تیسرا اصولThe Third Formulation of the Imperative

"Therefore, every rational being must so act as if he were through his maxim always a legislating member in the universal kingdom of ends."

لہذا ہر عقلی وجود کو اس طرح کام کرنا چاہئے جیسے وہ ہمیشہ عالمگیر سروں کے دائرے کا قانون ساز رکن ہو۔اس اصول کا مطلب یہ کہ اس طرح کام کریں جیسے آپ کا عمل ایک آفاقی قانون کا حصہ ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ہمیں کوئی بھی کام یہ ذہن میں مستحضر رکھ کر کرنا چاہیئے کہ ہم ایک عالمگیر سوسائٹی کا حصہ ہیں۔

ڈینٹولوجی کے دلائل

اخلاقی فرائض بطور آفاقی اور مطلق: ڈیونٹولوجسٹ کا کہنا ہے کہ اخلاقی فرائض آفاقی اور مطلق ہیں، جو ثقافتی، سماجی، یا حالاتی سیاق وسباق سے قطع نظر تمام عقل رکھنے والی مخلوقات پر لاگو ہوتے ہیں۔ ایمانوئل کانٹ، جو ڈیونٹولوجیکل اخلاقیات کے سب سے بڑے حامیوں میں سے ایک ہیں، نے موقف اختیار کیا کہ اخلاقی اصول استدلال سے اخذ ہوتے ہیں اور تمام عقلی ایجنٹوں کے پابند ہیں۔کانٹ کا بنیادی کام، "اخلاقیات کی مابعد الطبیعیات کا بنیادی کام،" اس دلیل کو واضح کرتا ہے۔xlv

کانٹ نے استدلال کیا ہے کہ اخلاقیات اور اخلاقی استدلال کو معقول بنانے میں انسانی صلاحیت شامل ہے۔کانٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ اخلاقی فیصلوں کا تعلق ان چیزوں سے ہوتا ہے جو ہم اپنے عمل کے نتائج کے بجائے اپنے انتخابات اور اپنی مرضی سے اعمال کو اپنے کنٹرول میں لاسکتے ہیں، جسے ہم ہمیشہ کنٹرول نہیں کرسکتے۔کانٹ کے مطابق، اخلاقی انتخاب اور اخلاقی اعمال کا ان اعمال سے بھی تعلق ہے جو تمام انسانوں پر لاگو ہوتے ہیں۔بہترین اخلاقی انتخاب وہ ہیں جو آپ دوسروں سے تعلق رکھتے ہیں کہ آپ

کے لیے کریں، اور اپنے آپ کو اس سے مستثنیٰ نہیں سمجھتے۔ اخلاقی انتخاب دوسروں کا بھی بطور فرد احترام کرتے ہیں۔ لہٰذا ایک اخلاقی عمل کو ایک ایسے فعل سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جو ایک ایسے اصولی نقطہ نظر سے کیا جاتا ہے، ایسا اصول جسے آپ دوسروں کو اخلاقی ایجنٹوں کے طور پر عزت دیتے ہیں۔ عصری اصطلاح میں، ایک اخلاقی عمل ایک ایسا فعل ہوگا کہ عقلی افراد اس کے صحیح ہونے پر متفق ہوں، جس کی آپ دوسروں سے توقع کریں گے، اور یہ کہ ایک عالمی طور پر قابل اطلاق قانون میں مجسم ہو سکتا ہوگا، اور لوگوں کا یکساں احترام کرتا ہوگا۔ کانٹ نے استدلال کیا کہ اخلاقی اصولوں میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ مثال کے طور پر جھوٹ کے تصور پر غور کریں۔ یہاں تک کہ کسی کے پاس جھوٹ بولنے کی اچھی وجہ ہو تو، کسی دوست کو جسمانی اذیت سے بچانے کے لیے، تو کانٹ پھر بھی کہتا ہے کہ جھوٹ بولنا غلط ہے، اس کے برعکس افادیت پسندی کہتا ہے کہ جھوٹ کے نتائج کی وجہ سے جائز قرار دیتا ہے، کانٹ دلیل دے سکتا ہے کہ کوئی بھی نتیجہ اخلاقی قانون کے ٹوٹنے کا جواز نہیں بن سکتا۔xlvi

ڈینٹولوجی کے کچھ اہم تصورات:

1) فرض (Duty):

“Kant's aim is to establish the supreme moral principle. He begins with the concept of "obligation," which, while an archaic term, has a familiar ring to it. Consider this scenario: your friend informs you that she is expecting a child, but she asks you to agree to keep her pregnancy a secret. This juicy morsel of gossip is on the tip of your tongue for the next few weeks, but you keep it to yourself because of your vow. There are certain tasks that we recognise as being demanded of us, regardless of what we (really) want to accomplish. This is what Kant means when he talks about obligation. However, this begs the question. What motivates us to do the right thing if not desires (even very strong desires)? Why, in our case, do we maintain our word despite our overwhelming temptation to gossip? "The good will," Kant responds”.[xlvii]

کانٹ مخصوص حالات پر علمی مشورے نہیں دیتا بلکہ عقلی سوچ کے ذریعے کانٹ اخلاقیات کے اعلیٰ اصول تلاش کر کے قائم کرتا ہے، وہ فرض کے تصور سے شروع کرتا ہے اور اگرچہ یہ ایک پرانی اصطلاح ہے۔ ذرا تصور کریں آپ کی دوست نے آپ کو بتایا ہے کہ وہ حاملہ ہے لیکن آپ سے کہتے ہے آپ اسے خفیہ رکھنے کا وعدہ کریں۔ آنے والے ہفتوں میں گپ شپ کا یہ رسیلے بنا موضوع آپ کی زبان کی نوک پر ہے لیکن آپ نے وعدہ کی وجہ سے کسی کو نہیں بتاتے۔ ایسی کچھ چیزیں ہیں جن کو ہم اپنی ضرورت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، اس سے قطع نظر کہ ہم (واقعی) کیا کرنا چاہتے ہیں۔ کانٹ کا یہی مراد ہے ڈیوٹی سے۔ لیکن یہ سوال اٹھاتا ہے اگر یہ خواہشات نہیں ہیں جو ہمیں صحیح کام کرنے پر مجبور کرتی ہیں (یہاں تک کہ واقعی شدید خواہشات ہوں) تو پھر کیا کریں؟۔ ہماری مثال میں گپ شپ کی شدید خواہش کے باوجود ہم اپنا وعدہ نبھاتے ہیں؟ کانٹ کا جواب نیک نیتی ہے۔

نیک نیتی *(Good Will)*:

> *“The good will is described in the following way by Kant. It is anything that is beneficial regardless of its consequences: "A good will is excellent not because of what it causes or accomplishes – because of its suitability for achieving some desired end: it is good simply because it is willing — that is, good in itself." It's good even if you don't have any qualifications. "With the exception of a good will, it is hard to think of anything in the world, or even out of it, that can be considered as good without qualification." What exactly does Kant imply? So, think of something you like that you think may make an action good — for example, happiness, pleasure, or courage — and see if you can think of any scenarios when an action with those qualities would be beneficial.. Imagine someone who enjoys kicking a kitten, or someone who enjoys torturing, or a serial killer who has the confidence to kidnap children in broad daylight. In such instances, enjoyment, pleasure, and bravery exacerbate the behaviours. Kant believes that we can apply this line of reasoning to anything and everything except the good will.”*[xlviii]

کانٹ نیک نیتی کی مندرجہ ذیل خصوصیات پیش کرتا ہے۔یہ ایسی چیز ہے جو اثرات کے قطع نظر اچھی ہوتی ہے:نیک نیتی اچھی ہوتی ہے اس وجہ سے نہیں کہ اس کا اثر پڑتا ہے، یا کیسے تکمیل کو پہنچتا ہے۔اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ ایک مجوزہ مقصد کے لیے موزوں ہے:صرف اپنی نیت کی وجہ سے اچھا ہے۔یعنی اپنے آپ میں اچھا ہے۔یہ بغیر کسی قابلیت کے بھی اچھا ہے۔دنیا میں یا اس سے بھی یا ہر کسی بھی چیز کا تصور کرنا نا ممکن ہے، جسے بغیر کسی اہلیت کے اچھا سمجھا جا سکتا ہے، خیر خواہی کے سوا"۔کانٹ کا اس سے کیا مراد ہے؟ چلو اپنی پسند کی کوئی بھی چیز منتخب کریں جس کے بارے میں آپ کو لگتا ہے کہ اس سے کوئی ایکشن اچھا ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر، خوشی، مزہ، ہمت اور پھر اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیا کوئی ایسی صورت حال ہے جس کے بارے میں آپ سوچ سکتے ہیں کہ ان خصوصیات کے حامل ایکشن ان اعمال کو مزید خراب بنا دیتی ہے؟ لگتا ہے وہاں موجود ہیں کسی ایسے شخص کا تصور کریں جو بلی کو لات مارتے ہوئے خوش ہو یا کوئی جو اذیت میں خوشی لے رہا ہے یا ایک سیریل کلر جس کی ہمت اسے دن کے اجالے میں بچوں کو اغواء کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ایسی صورتوں میں خوشی، لذت اور ہمت اعمال کو مزید خراب کر دیتے ہیں۔کانٹ کا خیال ہے کہ ہم سوچنے کے اس انداز کو کسی بھی چیز اور ہر چیز کے لیے دہرا سکتے ہیں سوائے ایک چیز "نیک نیتی" کے۔

نتیجہ

نورمیٹو ایتھکس اخلاقی فلسفے یا اخلاقیات کی ایک شاخ ہے، جو اخلاقی طور پر صحیح اور غلط کے معیار سے تعلق رکھتی ہے۔اس میں اخلاقی قوانین کی تشکیل بھی شامل ہے جسکے براہ راست اثرات ہیں، انسانی اعمال پر، اداروں پر، طرز زندگی پر کہ وہ کیسے ہونے چاہیے۔

مصادر و مراجع

---

i Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "normative ethics." Encyclopedia Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/normative ethics.

ii *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 156*

iii *Guy Axtell and Philip Olson, Recent work in applied virtue ethics, American Philosophical Quarterly, volume 49, Number3, July 2012.*

[iv] *Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Virtue ethics."* Encyclopedia Britannica, *June 9, 2017. https://www.britannica.com/topic/virtue-ethics.*

[v] *Gardner, P "A virtue ethics approach to moral dilemmas in medicine" Journal of Medical Ethics, see at: https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC1733793/*

vi Hursthouse, Rosalind and Pettigrove, Glen, Virtue Ethics, the {Stanford} Encyclopedia of Philosophy, see at: https://plato.stanford.edu/entries/ethics-virtue/ cited on Friday, May 24, 2024.

vii Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 157

[viii] *Fossheim, Hallvard J." Virtue Ethics and Everyday Strategies." Revue International De Philosphie 68, no 267(1) (2014):65-82. Accessed July 7 2021, https://www.jstor.org/stable/24776784.*

[ix] *Dr. Paul R Shockley, virtue ethics: Summary(c) 2019,www.prschokley.org*

[x] پی ایچ ڈی اسکالر، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈائریکٹر آف فورینسک، یونیورسٹی آف سٹھرن مسیسپی

[xi] *https://www.quora.com/What-are-some-good-original-arguments-for-virtue-ethics/answer/L-Paul-Strait*

[xii] *Peter Baron, Utilitarianism and Situation Ethics, As Religious Studies: teleological Ethics, Published: Induct learning Ltd trading as pushmepress.com, 2012, p 05*

[xiii] *Lisa Sowle Cahill, Teleology Utilitarianism and Christian Ethics, Boston College p 602*

[xiv] *Lisa Sowle Cahill, Teleology Utilitarianism and Christian Ethics, Boston College p 603*

[xv] *See At: https://www.merriam-webster.com/dictionary/teleological%20ethics Accessed on Friday, May 24, 2024*

[xvi] *Gordon Graham, Theories of Ethics: An Introduction to Moral Philosophy with Selection of Classic Readings, Published Taylor & Francis e-library,2011, p 38*

[xvii] *Savery, William. "A Defense of Hedonism." International Journal of Ethics 45, no. 1 (1934): 1-26. Accessed August 3, 2021. http://www.jstor.org/stable/2378218.*

[xviii] *Dimmock, Mark, and Andrew Fisher. "Utilitarianism." In Ethics for A-Level, 11-29. Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017. Accessed July 17, 2021. http://www.jstor.org/stable/j.ctt1wc7r6j.5.*

[xix] *Chandler, Hugh S. "Hedonism." American Philosophical Quarterly 12, no. 3 (1975): 223-33. Accessed August 3, 2021. http://www.jstor.org/stable/20009578.*

[xx] *Moore, Andrew, "Hedonism", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Winter 2019 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = https://plato.stanford.edu/archives/win2019/entries/hedonism/. Cited on Friday, May 24, 2024*

[xxi] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 73*

xxii Shaver, Robert, "Egoism", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Spring 2019 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = <https://plato.stanford.edu/archives/spr2019/entries/egoism/>.

[xxiii] *Regis, Edward. "What Is Ethical Egoism?" Ethics 91, no. 1 (1980): 50-62. Accessed August 4, 2021. http://www.jstor.org/stable/2380370.*

[xxiv] *Regis, Edward. "What Is Ethical Egoism?" Ethics 91, no. 1 (1980): 50-62. Accessed August 4, 2021. http://www.jstor.org/stable/2380370.*

[xxv]*Regis, Edward. "What Is Ethical Egoism?" Ethics 91, no. 1 (1980): 50-62. Accessed August 4, 2021. http://www.jstor.org/stable/2380370.*

[xxvi] *Shaver, Robert, "Egoism", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Spring 2019 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = https://plato.stanford.edu/archives/spr2019/entries/egoism/. Cited on Friday, May 24, 2024*

[xxvii] *Gates, Darin Crawford. "Self-Interest, Ethical Egoism, and the Restored Gospel." BYU Studies Quarterly 52, no. 2 (2013): 151-76. Accessed August 6, 2021. http://www.jstor.org/stable/43039915.*

[xxviii] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 96*

[xxix] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 97*

[xxx] *Duignan, B. and West, . Henry R.. "Utilitarianism."* Encyclopedia Britannica, *March 2, 2021. https://www.britannica.com/topic/utilitarianism-philosophy. Accessed 02 September 2021.*

[xxxi] *Dimmock, Mark, and Andrew Fisher. "Utilitarianism." In Ethics for A-Level, 11-29. Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017. Accessed July 17, 2021. http://www.jstor.org/stable/j.ctt1wc7r6j.5.*

[xxxii] *Duignan, B. and West, Henry R. "Utilitarianism." Encyclopedia Britannica, March 2, 2021. https://www.britannica.com/topic/utilitarianism-philosophy.*

[xxxiii] *Chappell, Tim and Roger Crisp. Arguments for utilitarianism. Utilitarianism, 1998, doi:10.4324/9780415249126-L109-1. Routledge Encyclopedia of*

Philosophy, Taylor and Francis, https://www.rep.routledge.com/articles/thematic/utilitarianism/v-1/sections/arguments-for-utilitarianism.

xxxiv Peter Baron, Utilitarianism and Situation Ethics, As Religious Studies: teleological Ethics, published: Induct learning Ltd trading as pushmepress.com, 2012, p 11

xxxv Dimmock, Mark, and Andrew Fisher. "Utilitarianism." In Ethics for A-Level, 11-29. Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017. Accessed July 17, 2021. http://www.jstor.org/stable/j.ctt1wc7r6j.5.

xxxvi Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 115

xxxvii Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 115

Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary xxxviii Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 117

Stephen Darwall, Deontology, Blackwell Publishing, p 10.xxxix

Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Deontological ethics." Encyclopedia xl Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/deontological-ethics.

xli Alexander, Larry and Michael Moore, "Deontological Ethics", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Summer 2021 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = <https://plato.stanford.edu/archives/sum2021/entries/ethics-deontological/>.

xlii Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Deontological ethics." Encyclopedia Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/deontological-ethics.

xliii Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Deontological ethics." Encyclopedia Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/deontological-ethics.

xliv Alexander, Larry and Michael Moore, "Deontological Ethics", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Summer 2021 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = <https://plato.stanford.edu/archives/sum2021/entries/ethics-deontological/>.

xlv Kant, Immanuel. Groundwork of the Metaphysics of Morals. Translated by Mary Gregor. Cambridge: Cambridge University Press, 1998), 1-40.

xlvi Freeman, R. & Werhane, Patricia & Sonenshein, Scott. (2008). A Note on Deontology. Cited on Friday, May 24, 2024 url:

https://www.researchgate.net/publication/228180175_A_Note_on_Deontology

[xlvii] *Mark Dimmock and Andrew Fisher, Ethics for A Level, Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017, p30*

[xlviii] Mark Dimmock and Andrew Fisher, Ethics for A Level, Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017, p32,33